13717 ـ امانت کے احکام

سوال

کیا ودائع (یعنی امانتوں) کے بارہ میں کچھ احکام ذکر کریں گے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ایداع: بغیر کسی معاوضہ کے حفاظت کرنے میں وکیل بننا ایداع کہلاتا ہے.

الودیعہ کی لغوی تعریف:

لغت میں ودع الشیئ سے ہے، یعنی جب کوئی چیز چھوڑ دے، اسے الودیعہ اس لیے کہتے ہیں کیونکہ وہ چیز رکھنے والے کے پاس چھوڑی گئی ہے.

الودیعہ کی شرعی تعریف:

بغیر کسی عوض کے مال کی حفاظت کرنے والے کے پاس رکھا گیا مال الودیعہ کہلاتا ہے.

ایداع (امانت رکھنے) کے صحیح ہونے کی شرطیں وہی شرطیں ہیں جو کسی کو وکیل بنانے میں معتبر ہوتی ہیں، یعنی وہ عاقل اور بالغ اور سمجھدار ہو، کیونکہ ایداع یعنی امانت رکھنا حفاظت کے لیے کسی کو وکیل بنانا ہے.

اس شخص کے لیے امانت رکھنی مستحب ہے جسے یہ علم ہو کہ وہ ثقہ اور امانت کی حفاظت کرنے پر قادر ہے؛ کیونکہ اس میں بہت اجرعظیم اور ثواب جزیل پایا جاتا ہے؛ اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہو تو اللہ تعالی بندے کی مدد میں ہوتا ہے"

اور اس لیے بھی کہ لوگوں کو اس کی ضرورت اور حاجت ہے، لیکن جس شخص کو اپنے متعلق علم ہو کہ وہ اس کی حفاظت نہیں کر سکتا تو اس کے لیے امانت رکھنا قبول کرنا مکروہ اور ناپسند کیا جاتا ہے.

وديعت اور امانت كے احكام ميں شامل ہے كہ:

جس شخص كے پاس ركھى گئى ہے اس كى كسى كمى يا كوتاہى كے بغير امانت ضائع ہو جائے تو وہ اس كا ضامن نہيں؛ جيسا كہ اس كے مال كے ساتھ ہى وہ بھى ضائع ہو گئى؛ كيونكہ وہ امانت ہے؛ اور امين شخص اگر زيادتى نہ كرے تو وہ ضامن نہيں ہوتا.

ايك ضعيف حديث ميں آيا ہے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جس كے پاس امانت ركھى گئى؛ تو وہ اس كا ضامن نہيں"

اسے ابن ماجۃ رحمہ اللہ تعالى نے روايت كيا ہے.

اور دار قطنى نے مندرجہ ذيل الفاظ كے ساتھ روايت كى ہے:

" خائن كے علاوہ جس كے پاس امانت ركھى جائے اس پر ضمان نہيں"

المغل خائن كو كہتے ہيں.

اور ايك روايت ميں ہے:

" جس كے پاس امانت ركھى جائے اس پر ضمان نہيں"

اور اس ليے كہ جس كے پاس امانت ركھى گئى ہے اس نے بلامعاوضہ حفاظت كى ہے.

اور اگر وہ ضامن بنے تو لوگ امانت قبول كرنے سے رك جائيں، اور اپنے پاس امانت ركھيں ہى نہ، تو اس كے نتيجہ ميں لوگوں كو نقصان اور ضرر ہو گا، اور مصلحت جاتى اور معطل ہو كر رہ جائے گى.

ليكن جو امانت ميں زيادتى يا اس كى حفاظت ميں كمى كوتاہى كرے؛ تو ضائع ہونے كى صورت ميں وہ اس كا ذمہ دار ہے اور اسے ضمان دينا ہوگى، كيونكہ اس نے دوسرے كا مال تلف كيا ہے.

اور وديعت كے احكام ميں يہ بھى شامل ہے كہ:

جس كے پاس امانت ركھى جائے اس واجب اور ضرورى ہےكہ اس كى حفاظت اس طرح كرے جس طرح اپنے مال كى حفاظت كرتا ہے؛ كيونكہ اللہ تعالى نے امانتوں كى ادائيگى كا حكم ديتے ہوئے فرمايا ہے:

بلا شبہ اللہ تعالى تمہيں حكم ديتا ہے كہ امانتيں ان كے مالكوں كو ادا كرو.

اور امانت کی ادائیگی اسی وقت ممکن ہو سکتی ہے جب اس کی حفاظت کی جائے، اور اس لیے بھی کہ جب امانت رکھنے والے نے امانت رکھنا قبول کی تو اس کی حفاظت کا بھی التزام کیا، لھذا جس کا اس نے التزام کیا وہ اس پر لازم کی جائے گی.

اور اگر ودیعت و امانت کوئی جانور ہے: تو امانت رکھنے والے پر اس کا چارہ وغیرہ لازم ہے، اگر اس نے مالك کے حکم کے بغیر اسے چارہ کھلانا بند کر دیا اور وہ جانور ضائع ہو گیا، تو وہ اس کا ضامن ہو گا؛ کیونکہ وہ جانور کو چارہ کھلانے پر مامور تھا، اور اس کا ضامن ہونے کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہے کہ اس نے جانور کو چارہ نہ کھلانا اور پانی نہ پلانا حتی کہ وہ جانور مر گیا تو اس طرح اس گناہ کا بھی ارتکاب کیا ہے؛ کیونکہ اس پر اسے چارہ کھلانا اور پانی پلانا واجب تھا، کیونکہ یہ اللہ تعالی کا حق ہے، اور اس لیے کہ اس کی حرمت ہے.

اور امانت رکھنے والے کے لیے جائز ہے کہ وہ امانت اس کے پاس رکھے جو عادتا اس کے مال کی حفاظت کرتا ہو، مثلا اپنی بیوی، یا غلام، یا خزانچی، اور اس کا خادم، اور اگر ان میں سے کسی ایك کے پاس وہ امانت بغیر کسی زیادتی اور کمی و کوتاہی کے ضائع ہو جائے تو اس پر ضمان نہیں، کیونکہ اسے حق تھا کہ وہ اس کی خود حفاظت کرے یا پھر اپنے قائم کوحفاظت کے لیے دے.

اور اسی طرح اگر وہ امانت اس کے پاس رکھے جو مالك کے مال کی حفاظت کرتا ہے؛ تو یہ عادت ہونے کی بنا پر اس سے بری ہے .